Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۱۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار۔ ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۹۔ ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۹۔ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۵

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے، خود پاک دل ہو جاوے۔ نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ (—) (الشمس: ۱۰) کامیاب ہو گیا، بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۴۵-۶۴۶)

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب انتقال فرما گئے

بطور ناظر حفاظت خاص اور ناظر امور عامہ اہم خدمات انجام دیں

ربوہ: ۸ مئی۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محترم صاحبزادہ کرنل ریٹائرڈ مرزا داؤد احمد صاحب ۸ مئی ۱۹۹۳ء کی شام سات بجے کے قریب انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر قریباً ۷۸ سال آٹھ ماہ تھی۔ آپ یکم مئی ۱۹۹۳ء کی صبح نماز فجر ادا کرنے کے معاً بعد برین ہیمرج کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے اور بیہوشی ہی میں وفات ہو گئی۔

محترم کرنل داؤد احمد صاحب کو ناظر حفاظت خاص کے طور پر ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۸ء تک اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۰ء تک ناظر امور عامہ کے طور پر خدمات دین کی توفیق ملی بحفاظت خاص کی نظارت سیدنا حضرت امام جماعت

باقی صفحہ ۸ پر

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں: خاکسار کے والد صاحب مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے پتے کا آپریشن اللہ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے ابھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں انکی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں:

میری پوتی عزیزہ نائلہ احمد عمر ۷ سال بنت مرزا محمود احمد صاحب امریکہ انتڑیوں کے السر کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ اور بہت تکلیف میں ہے احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے عزیزہ کو تکلیف سے نجات دے اور کامل صحت عطا کرے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کی گذشتہ دنوں گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے ان کا آپریشن ہوا۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا لیکن اب ان کو دل کی تکلیف ہو گئی ہے جس کی وجہ سے انکو دوبارہ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بریگیڈیئر ارشاد علی مرزا صاحب کا ۱۰ مئی ۹۳ء کو AFIC راولپنڈی میں دل کے بائی پاس کا آپریشن ہو رہا ہے۔ وہ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دینی ضروریات کیلئے دنیا سے بڑھ کر جوش و جذبہ پیدا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

دیکھو اور اپنے حالات کا خود مطالعہ کرو کہ کیا جسقدر تڑپ کوشش اور اضطراب دنیوی اور ان ادنیٰ ضروریات کے لئے دل میں ہے کم از کم اتنا ہی جوش دینی ضروریات کے لئے بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر دین کو دنیا پر تقدم تو کہاں برابری بھی نصیب نہ ہوئی۔ ایسی صورت میں وہ معاہدہ جو امام کے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کہاں پورا کیا۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے۔ ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں۔ لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں۔ مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔

باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں۔ یہی بدظنی۔ منصوبہ بازی۔ تکبر دوسرے کی تحقیر۔ غیبت اور اس قسم کی بد ذاتیاں اور شرارتیں۔ شرک (۔) وغیرہ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالجہ کی تلاش انہیں نہیں ہوتی میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔

نفس کو کبھی توکل اور صبر کے مسائل پیش کر دیتا ہے۔ لیکن جب ظاہری بیماریاں آکر غلبہ کرتی ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے اور تردد کرتا ہے لیکن جب روحانی بیماریوں کا ذکر ہو تو توکل کا نام لے دیتا ہے یہ کیسی غلطی اور فروگذاشت ہے۔ ان دونوں نظاموں کو مختلف پیمانوں اور نظروں سے دیکھتا ہے یعنی باطنی اور روحانی امور میں تو کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اور ظاہری امور میں اس کا نام شدید البطش رکھا ہے۔ یہ نادانی اور غلطی ہے خدا تعالیٰ دونوں امور میں اپنی صفات کی یکساں جلوہ نمائی کرتا ہے پس جو لوگ امور دنیا میں تو سر توڑ کوششیں کرتے ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا اصل مقصد اور منشاء اعظم سمجھتے ہیں اور دین کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اسکی صفات پر غور نہیں کرتے۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹- ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۹- مئی ۱۹۹۳ء

زبان اور دِل

ہم اپنا مافی الضمیر تو زبان ہی سے ادا کرتے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارے الفاظ سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور کیا نہیں چاہتے۔ اس لئے زبان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا جاتا ہے کہ زبان میٹھی ہو تو کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔ لیکن زبان ہی کو بعض اوقات میٹھی چھری بھی کہا جاتا ہے۔ گویا میٹھی بھی ہے اور چھری کی طرح کاٹتی بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان اظہار تو کرتی ہے۔ لیکن سو فیصد یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ جس بات کا اظہار کیا گیا ہے مراد وہی تھی یا کچھ اور۔ سچ بھی زبان ہی بولتی ہے۔ اور جھوٹ بھی زبان ہی سے بولا جاتا ہے۔ گویا زبان اِدھر بھی ہے اور اُدھر بھی اور آسانی سے اس کا صحیح تشخص معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔

زبان کے مقابلہ میں دل ہے۔ ہے تو خاموش اور جسم کے اندر چھپا ہؤا۔ لیکن کہا جا سکتا ہے کہ بولتا بہت واضح طریق پر ہے۔ کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بات دل سے نکلتی ہے۔ دل میں گھر کر جاتی ہے۔ کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ کے دل میں اس کیلئے محبت ہے تو دیکھئے وہ آپ کیلئے جان تک قربان کر دینا چاہے گا۔ حضرت امام جماعت الثالث نے جو یہ فرمایا کہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اس کا تعلق بھی دل ہی سے ہے۔ محبت اور نفرت دل ہی میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ہم سب سے محبت کریں اور نفرت کسی سے بھی نہ کریں تو ہمارا یہ فعل یا ہمارا یہ رویہ پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ زبان کے الفاظ میں تو گھپلا ہو سکتا ہے۔ دل کے "الفاظ" میں یہ بات ممکن نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے انسان کو زبان دی اور ایک دل بخشا ہے۔ صرف زبان سے کوئی فتح نہیں ہو سکتی۔ دلوں کو فتح کرنے والا دل ہی ہوتا ہے۔ جو قوم صرف زبانی ہی زبانی جمع خرچ کرتی ہے یاد رکھو کہ وہ کبھی بھی فتحیاب نہیں ہو سکتی ہے۔"

ہمیں دنیا کے دل فتح کرنے ہیں۔ سب کو خدا تعالیٰ کی دہلیز تک لانا ہے۔ اور یہ کام پیار ہی سے انجام پا سکتا ہے۔ پیار کا تعلق دل سے ہے۔ دل سے اس کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ اور دوسروں کے دلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پس ہمارا کام زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔

پھیلے ہوئے دامن کو سمیٹا ہے کئی بار
ہر در پہ صدا دینا مرا کام نہیں ہے
وہ جس کی نظر ہے مرے احوال پہ ہر دم
میں اس سے جو مانگوں تو یہ الزام نہیں ہے

ابوالاقبال

کب گیا ہوں مَیں کہیں اور سوالی کی طرح
مجھ پہ بانہوں کو جُھکا، آپ ہی ڈالی کی طرح

اِک دھڑکتا ہؤا دل ہے میرے جینے کی دلیل
خام ہے میرا یقیں خام خیالی کی طرح

آرزوؤں نے تو پت جھڑ کا سماں باندھ دیا
آئی ہے بادِ صبا بادِ شمالی کی طرح

کون بتلائے گا مجھ کو مری باتوں کا مآل
سوچتا رہتا ہوں ہر بات جُگالی کی طرح

"دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے"
گھر کا مزدور ہوں مَیں باغ کے مالی کی طرح

مَیں نے دیکھی نہ کبھی چھان پھٹک کر کوئی شے
اپنی گندم مجھے لگتی ہے پرالی کی طرح

مَیں زباں داں نہیں اور نہ ہوں اہلِ زباں
پھر بھی اندازِ سخن ہے میرا حالیؔ کی طرح

میرا دروازہ کھُلا ہے کوئی دستک تو نہ دے
مَیں تو اِک کونے میں بیٹھا ہوں سوالی کی طرح

پھٹ رہا ہے یہ تری داد و دہش کے صدقے
گو نظر آتا ہے دامن مِرا خالی کی طرح

مجھ کو اپنی ہی نظر آئیں گی اک روز نسیمؔ
ان کی باتوں کو جو دُہراؤں جُگالی کی طرح

نسیمؔ سیفی

"تم اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔" (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — ڈاکٹر عطاء الرحمن

حضرت میاں عظیم اللہ صاحب

میاں عظیم اللہ صاحب سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ آپ نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی۔ ان کے تایازاد بھائی اور بہنوئی حضرت میاں فضل الٰہی صاحب ۳۱۳ رفیقوں میں سے تھے اور حضرت بانی سلسلہ کے دعوٰی سے بہت پہلے سے حضور کی خدمت میں قادیان حاضر ہونے والوں میں سے تھے۔ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب نے شعور حاصل ہونے پر ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔

جب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جماعت احمدیہ میں امارت اور بعض جماعتوں میں صدارت کا انتظام رائج فرمایا تو میاں عظیم اللہ صاحب اپنے گاؤں فیض اللہ چک کے صدر جماعت چنے گئے نہ صرف صدر بلکہ جماعت کے اس وقت کے لحاظ سے تمام ہی عہدے ان کے پاس تھے۔ وہی سیکرٹری تعلیم سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری مال وغیرہ تھے۔ اور ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک تک بڑی تندہی سے اور بشاشت قلب سے ان تمام عہدوں پر جماعت احمدیہ کی خدمت کرتے رہے۔

حضرت میاں عظیم اللہ صاحب کے خصوصی تعلقات حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ حضرت عبدالمغنی صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت مولوی فرزند علی صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ تھے خاکسار کے قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہمیشہ اپنی عربی نسل کی گھوڑی جو کہ سرگودہا ریماؤنٹ ڈپو سے انکے چھوٹے بھائی (میاں سمیع اللہ صاحب نے جو سرگودہا میں زراعت کے بڑے افسر تھے) نے خرید کر بھیجی تھی اس پر سوار ہو کر قادیان جاتے تھے۔ ہم لوگ عام طور پر گھوڑی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہوسٹل میں جو ایک صفائی کے ملازم لبھا نامی تھے ان کے کوارٹر میں بندھوا دیتے۔ ایک مرتبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب جو افسر لنگر خانہ بھی تھے یہ معلوم ہونے پر کہ والد صاحب مہمان خانہ میں اس لئے نہیں ٹھہرتے کہ ان کے ساتھ ان کی گھوڑی بھی ہوتی ہے۔ یہ فرمایا کہ آپ بھی ہمارے مہمان ہیں اور گھوڑی بھی ہماری مہمان ہی ہے اور گھوڑی کو لنگر خانہ کے ٹین کی چھت والے برآمدہ میں ایک طرف بندھوا کر اس کو چارہ منگوا کر ڈلوایا اور ملازموں کو تاکید کی کہ گھوڑی کا ہر طرح سے خیال رکھیں سلسلہ کے تمام مہمان ہمیشہ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب کے ہاں ہی ٹھہرتے اور آپ ان کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کر کے اور مہمان نوازی کر کے خوشی محسوس کرتے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عام طور پر دورہ پر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور حضرت نواب محمد الدین صاحب بھی داعی الی اللہ کے پروگرام کے سلسلہ میں ۱۹۴۵ء کے شروع میں ہمارے ہاں تشریف لے گئے۔ خاکسار تو ان دنوں فوجی خدمات کے سلسلہ میں قاہرہ (مصر) میں تعینات تھا۔ اسی سال مکرم محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو ان دنوں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج تھے۔ انگلستان سے واپسی تشریف لا کر راستہ میں قاہرہ بھی ٹھہرے اور ہمارے فوجی بیس میں جو قاہرہ میں ۱۵ انڈین جنرل ہاسپیٹل کا تھا۔ ایک رات ڈنر پر مدعو تھے۔ وہاں پر ہی حضرت چوہدری صاحب نے اپنے فیض اللہ چک خاکسار کے ہاں جانے کا ذکر فرمایا جہاں حضرت میاں عظیم اللہ صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے ان کی مہمان نوازی فرمائی چوہدری صاحب نے خاص طور پر یہ ذکر فرمایا کہ آپ کی دادی صاحبہ نے چائے کے ہمراہ گھر کی مٹھائی (دال بنائی ہوئی تھی وہ بھی رکھی اور خاص طور پر کہا کہ یہ ضرور کھائیں مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ان کو ذیابیطس کی وجہ سے کچھ تامل تھا۔ اسی لئے کچھ عذر کیا اور تھوڑی بہت چکھ لی۔ اب تو یہ سب بزرگ اللہ تعالٰے کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالٰے ان سب کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں اعلٰے مقام عطا کرے۔

ملکی تقسیم کے موقع پر بڑی بہادری سے حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور خطرناک سے خطرناک جگہ پر بے دھڑک اپنی چھڑی لے کر چلے جاتے۔ ان کے تعلقات ارد گرد کے علاقہ میں بڑے وسیع تھے۔ ویسے مسلمانوں کے علاوہ بیشتر سکھ گھرانے عیسائی اور ایک گھر ہندو پنڈتوں کا بھی جس کے سربراہ کا نام چونی لال تھا ہمارے خاندان کی زمینوں پر مزارع تھے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اپنے ہاں سے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی سہولت کے لئے کافی کسیر اور کھوری بھجواتے۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے آخری وقت میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طرف سے پیغام موصول ہو جاتا کہ مزید کسیر یا کھوری کی ضرورت ہے کسیر جوہڑوں کے کناروں سے اور کھوری کماد کی فصل سے حاصل ہوتی تھی۔ ہمارے ہاں چاول کی فصل ان دنوں زیادہ نہیں ہوتی تھی اس لئے پرالی مہیا نہیں ہو سکتی تھی۔ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب کئی مرتبہ ۲۴ یا ۲۵ دسمبر کے دن چالیس چالیس پنتالیس پنتالیس آدمیوں کے سروں پر گٹھے رکھوا کر ان کو قادیان روانہ کر دیتے اور سلسلہ کی ضرورت پوری کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے۔

حضرت میاں عظیم اللہ صاحب نے اپنے بہن بھائیوں اور ان کی اولادوں کے تقریباً ۲۴ کے قریب یتیموں کی پرورش میں انتہائی کوشش اور محنت کی ایک عرصہ تک حضرت میاں عظیم اللہ صاحب تینوں گاؤں کے سربراہ نمبردار تھے کیونکہ ان کے بھائیوں کے بیٹے جو نمبرداری کے حقدار تھے اور بہن کے بیٹے جو وہ بھی نمبرداری کے حقدار تھے وہ اپنے والدین کے فوت ہو جانے کی وجہ سے نابالغ رہ گئے تھے ان کی بلوغت تک حضرت میاں صاحب ان کی زمینوں اور جائیدادوں کی نگہداشت اور انتظام نہایت ایمانداری اور کوشش سے کرتے رہے۔ ان کی تعلیم کا بھی بندوبست کیا۔ ان کی شادیوں کا بھی انتظام کیا اور بعض کی ملازمتوں کا بھی بندوبست کیا۔ ان کے بالغ ہونے پر ان کی زمینیں اور جائیدادیں وغیرہ ان کے سپرد کر دیں۔ اللہ تعالٰے سے دعا ہے کہ ان کو اس کی بہتر بن جزا دیوے۔ اور جنت میں اعلٰی مقام عطا کرے۔

۱۹۴۷ء کے تقسیم ملک کے بعد خاکسار کچھ عرصہ تک حکومت پاکستان کی خواہش کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں پہلے چوہڑکانہ میں اور بعد میں مانانوالہ میں بطور میڈیکل آفیسر تعینات رہا۔ جہاں پر ان دنوں مہاجرین بڑی تعداد میں آ کر مہاجرین کے کیمپوں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان کے علاج اور ان کی غذا وغیرہ کا بھی دیگر موقع پر موجود افسران سے مل کر انتظام کرنا ہوتا تھا۔ وہاں پر حضرت میاں عظیم اللہ صاحب بھی خاکسار کے ہمراہ ہی تشریف فرما تھے اور ہمارے پرانے علاقہ سے کئی ایک احباب خاکسار کی وہاں پر تعیناتی کا سن کر آ کر کئی کئی یوم بطور مہمان ٹھہرتے رہے اور باوجود اس بات کے کہ ہم لوگ بھی بطور مہاجر پاکستان میں آئے تھے حضرت میاں صاحب سب کی پورے طور پر مہمان نوازی کرتے رہے اور سب کی ہر قسم کی ضروریات مہیا کرنے کی کوشش کرتے رہے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ سب کی ڈھارس بندھاتے تھے اور ہر قسم کی امداد کر دیتے تھے۔

اپریل ۱۹۴۸ء میں خاکسار ساہیوال آ گیا تو کچھ عرصہ کے بعد حضرت میاں عظیم اللہ صاحب بھی یہاں ہی تشریف لے آئے۔ یہاں پر خاکسار نے آ کر کوشش کی اور ہندوستان سے کلیم اور اراضی کا ریکارڈ موصول ہونے پر یہاں ساہیوال شہر کے پاس عارف والا روڈ پر ہم کو کافی اراضی الاٹ ہو گئی۔ مگر جب حضرت میاں صاحب کو خاکسار نے آ کر بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ "یہاں فیض اللہ چک میں میری اور میرے بھائیوں اور بہنوں سب کی اراضی اکٹھی تھی ایک عرصہ تک مجھے اس کے انتظام کی اللہ تعالٰے نے توفیق دی میں نے کوشش کی کہ یہ جائیدادیں محفوظ بھی رہیں اور ان کی حیثیت بھی بڑھے اور آمد بھی اچھی دیں۔ اب وہ افراد خاندان پاکستان کے مختلف شہروں میں بکھر گئے ہیں کوئی کراچی میں کوئی پشاور میں کوئی راولپنڈی میں اور کوئی لاہور میں اب تم کو خدا تعالٰے نے توفیق دی ہے تو کوشش کرو کہ جہاں بھی زرعی اراضی حاصل کرو سب کے لئے اکٹھی حاصل کرو

اس سلسلہ میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ساہیوال۔ اے ڈی سی صاحب ساہیوال اور جناب افسر مال صاحب ساہیوال کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنے والد صاحب کی خواہش سے آگاہ کیا اس پر ان افسران نے کہا کہ یہاں پر تو مزید اراضی ہے ہی نہیں صرف یہی تھی جو آپکو الاٹ کر دی گئی اگر آپکو زیادہ چاہیئے تو پھر شہر سے دور جانا پڑے گا۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

مولانا کوثر نیازی اور ریڈیو

وفاقی وزیر اطلاعات اور براڈکاسٹنگ مولانا کوثر نیازی نے پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن کو ہدایت کی ہے کہ وہ مختلف علاقوں کے مسائل کو سامنے لائیں اور ایسا بالکل کھلے ہاتھوں کیا جانا چاہیئے۔ بغیر کسی تعصب کے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ان مسائل کا حل تلاش کرنے میں آسانی رہے گی۔ آپ پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن کی ایک کانفرنس سے لاہور ریڈیو سٹیشن پر خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے اصرار کیساتھ کہا کہ لوگ جن مسائل کا سامنا کر رہے ہیں خاص طور پر ٹرانسپورٹ اور رسل و رسائل کے سلسلے میں اور اسی طرح بجلی کی کمی اور بعض دیگر سماجی مسائل۔ ان سب پر گفتگو ہونی چاہیئے تاکہ ان باتوں کو سامنے لاکر ان سے حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں آپ نے پی بی سی سے کہا کہ وہ تحقیقاتی رپورٹنگ کے سلسلے میں وسعت پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی طور پر ریڈیو کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو آگاہی دے اور اسی طرح انٹرٹینمنٹ کے ساتھ مختلف امور کے متعلق انہیں اطلاعات فراہم کرے انہوں نے کہا کہ ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے نہایت متوازن پروگرام بنائے جانے چاہیئں

مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ جہاں تک ہماری علاقائی ثقافت کا تعلق ہے۔ جن میں میلے بھی شامل ہیں۔ ان کو خصوصیت کے ساتھ ریڈیو پر پیش کیا جانا چاہیئے۔ جہاں تک خبروں کا تعلق ہے انہوں نے پی۔ بی۔ سی کو ہدایت کی کہ پاکستان ٹیلیویژن کی پالیسی کو اپنایا جائے۔ تاکہ ریڈیو پر بھی لوگوں کو اعتماد ہو اور انہیں دیگر ممالک کی نشریات سے خبریں حاصل کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ انہیں اس بات سے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ پی۔ بی۔ سی کے بجٹ کا ۹۷ فیصد اسٹیبلشمنٹ پر خرچ ہوتا ہے۔ اور صرف ۳ فیصد ریڈیو کے پروگراموں پر۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پروگرام میں حصہ لینے والوں کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ بہت کم ہے

جاپانی امداد

جاپان کے سفیر کونیو مورا اوکا نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت کی تبدیلی کے باوجود جاپان پاکستان کی مدد حسب معمول جاری رکھے گا۔ جاپان کے سفیر کو ملک میں جو تبدیلی آئی ہے اس سے پوری طرح آگاہ کیا گیا۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستانی ایک لمبے عرصے سے اس بات کا مطالبہ کر رہے تھے کہ اسمبلیوں کو توڑا جائے کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ یہ اسمبلیاں دھاندلی کے انتخاب کا نتیجہ ہیں۔ قومی اسمبلی کو دیر سے توڑنے کی وجہ کا علم تو صدر مملکت کو ہی ہو سکتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان پر خاصا زیادہ دباؤ تھا کہ اسمبلیاں توڑی جائیں۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ عوام الناس نے اس ہدف کے حصول کے لئے خاصی قربانیاں دی ہیں۔ اور بہت سی سزائیں برداشت کی ہیں۔ حتیٰ کہ گذشتہ حکومت کے حزب اختلاف کے لیڈر کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔ اور جسمانی طور پر بھی انہیں تکلیف پہنچائی گئی۔ سفیر موصوف کو یہ بھی بتایا گیا کہ اس حکومت کے دوران اقرباپروری کی گئی اور خاصا گھپلا کیا گیا۔ بہرحال اصل بات یہ ہے کہ جاپان کے سفیر نے یہ ساری باتیں سننے کے بعد یہ کہا کہ پاکستان میں جو کچھ ہوا ہے یا جو کچھ ہوتا ہے وہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے اور جاپان کسی طرح بھی۔ جو امداد پاکستان کو دے رہا ہے اسے روکنا مناسب نہیں سمجھے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے خیال میں صدر مملکت نے اپنے دستوری اختیارات کو کام میں لاتے ہوئے۔ قومی اسمبلی کو توڑا ہے۔ اور اس طرح دستور کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔

جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے سفیر موصوف نے کہا کہ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ جس طرح یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ انتخابات اپنے وقت پر منعقد کئے جائیں گے۔ جہاں تک پاکستان اور جاپان کے آپس کے تعلقات کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تبدیلیوں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہم تو پاکستان کے لوگوں کے ساتھ ہیں۔

پاکستانی سیاست اور امریکہ

امریکہ میں پاکستانی سیاست کا جائزہ تو مسلسل لیا جا رہا ہے لیکن اس جائزے کے اب تک جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کے خیال میں پاکستان میں مارشل لاء لگنے کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ اگرچہ بعض تجزیہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ حالات سیاست دانوں کے ہاتھ سے نکل جائیں۔ خاص طور پر حکومت کے معزول کئے جانے کی وجہ سے۔ اور وہ بھی صوبائی اسمبلیوں کے سلسلے میں۔ لیکن اگر صوبائی اسمبلیاں قائم رہیں تو بعض تجزیہ نگاروں کے خیال میں سیاست جیسی کیسی بھی ہو چلتی رہے گی۔ اور اسے جمہوریت ہی کا نام دیا جائے گا۔ جس روز قومی اسمبلی کو معزول کیا گیا اس سے اگلے ہی روز امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت پاکستان کی سیاست کا مسلسل جائزہ لے رہی ہے اور اسے اس بات کی توقع ہے کہ یہاں جو کچھ بھی ہوگا وہ جمہوریت کی مضبوطی کے لئے کیا جائے گا۔ جب یہ پوچھا گیا کہ اگر پاکستان میں مارشل لاء لگ جائے تو امریکی انتظامیہ کا کیا ردِ عمل ہو گا۔ جواب میں کہا گیا کہ یہ ایک مفروضہ ہے اور مفروضہ پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ ضرور کہا جانا چاہیئے کہ امریکہ کسی صورت میں بھی اس بات کی پذیرائی نہیں کرے گا کہ فوج دخل اندازی کرے اور جمہوری نظام کو ختم کر کے آمرانہ نظام قائم کر دے۔ انہوں نے پاکستانی آرمی چیف کے بیان کا حوالہ بھی دیا جس میں کہا گیا تھا کہ فوج مداخلت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ امریکی نمائندے نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ فوج اپنے اس عہد پر قائم رہے گی۔

بعض پاکستانی سفارت کاروں نے اس بات کی توثیق کی کہ امریکہ کے سرکاری حکام کا خیال ہے کہ پاکستان میں سیاسی عمل جاری رہنا چاہیئے اور جہاں تک ان کی سوجھ بوجھ کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ اس بات کا فی الحال کوئی امکان نہیں کہ فوج اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ البتہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستانی سفارت کار کسی حد تک پریشان ہیں۔ انہیں پاکستان کی موجودہ سیاسی حالت میں بے یقینی کی کیفیت نظر آ رہی ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو پاکستان سے دور بیٹھے ہیں اور جنہیں ہر روز پیش آنے والے واقعات کا وقت پر علم نہیں ہوتا وہ پریشان رہتے ہیں۔ جب اس امریکی نمائندے سے پوچھا گیا کہ اگر پاکستان میں سیاست ناکام ہو جائے تو کلنٹن انتظامیہ اس کے متعلق کس رویے کا اظہار کرے گی۔ خاص طور پر جب کہ سیاسی عمل کے ٹوٹ جانے سے مارشل لاء لگنے کا امکان پیدا ہو جائے۔ بہرحال ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جب تک سپریم کورٹ کا فیصلہ سامنے نہیں آ جاتا یا متبادل کے طور پر انتخابات نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک پاکستان میں رہنے والے اور پاکستان کے باہر تمام پاکستانی کسی حد تک پریشانی کی کیفیت سے دوچار رہیں گے۔

نگران وزیر اعظم اور اقتصادیات

گذشتہ روز نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا کہ پاکستان کو ایسی اقتصادیات کی ضرورت ہے جو سرکاری کنٹرول سے آزاد ہو جس میں بیرونی اور مقامی سرمایہ کاروں کے لئے سرمایہ لگانے کے کافی مواقع ہوں اور اس بات کی حوصلہ افزائی ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہماری برآمدات میں اضافہ ہو۔ اور درآمدات پر ہمارا انحصار کم سے کم ہو۔ نگران وزیر اعظم فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور کراچی کے سٹاک ایکس چینج کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ہمیشہ سے اعتقاد رہا ہے کہ اقتصادی پالیسیاں خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لئے ہمیشہ دو طرفہ ہونی چاہئیں۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے قومی خیالی اتحاد کا ہونا ضروری ہے۔ یہی ایک صورت ہے جس سے ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۲۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم

Unfortunate analysis

From Arif Kitchlew

This has been a topsy turvy week for Pakistan with the fortunes of the nation escalating to extremes.

I believe that this country was created for a reason which we have forgotten over the 45 years since our independence. Pakistan was not created for people to become only Pakistanis. It was created to be a stronghold of Islam where Muslims could recoup, reunite and move in unison.

Personal benefits and wrong judgements have been the salient features of all governments since the death of Quaid-i-Azam. Traitors have become part and parcel of the chair.

The 8th Amendment is a double-edged sword. In the right hands it can curb undue ambitions and help in construction of the country whereas in the wrong hands it can serve the perpetrator's motives quite efficiently.

The 8th Amendment, no doubt, should remain but in my personal opinion it can be tempered down so that total power is not vested in one person whether it is the president or the prime minister. The relevant section can be altered to make it mandatory for the president to obtain confidence of 40% of the voting power of the parliament before he can exercise his power.

In this way the people would not feel helpless as they would have some say, directly or indirectly, in any future decision if, God forbid, such a situation rises again. The president would also have the peace of mind that it was not his decision alone which caused such a grave action to be taken as he would have a substantial support in this regard.

I hope and pray that the law-makers of Pakistan can understand the significance and need of this alternative or otherwise come up with a better proposition.

The analysis given by your paper regarding the tenure and mode of removal of the various governments of Pakistan was not only shocking but highly unfortunate.

The reasons for the failure to establish a solid political foundation can be understood by any person if the analysis is looked into intelligently.

Rawalpindi

The News International, Monday, April 26, 1992

میں عارف کچلو کہتے ہیں کہ یہ ہفتہ پاکستان کے لئے بڑا اتھل پتھل کا ہفتہ ثابت ہوا ہے۔ اس کی قسمت کبھی ایک طرف انتہا کو پہنچ جاتی اور کبھی دوسری طرف۔

میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ یہ ملک ایک خاص وجہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا تھا اور ہم نے گذشتہ ۴۵ سال میں جب سے کہ ہم نے آزادی حاصل کی ہے اس وجہ کو فراموش کر رکھا ہے پاکستان اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ لوگ اپنے آپ کو پاکستانی کہہ سکیں۔ یہ اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ یہ اسلام کا ایک مضبوط قلعہ ثابت ہو جہاں مسلمان اپنی شان رفتہ کو واپس لا سکیں۔ متحد ہو سکیں اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھ سکیں۔

ذاتی مفادات اور غلط فیصلے ہماری تمام حکومتوں کا فیچر رہے ہیں اور یہ اس وقت سے ہے جبکہ قائداعظم کی وفات ہوئی۔ جو غدار تھے وہ کرسی کا حصہ بن گئے۔ یعنی کرسی ان کے ہاتھ آگئی۔

آٹھویں ترمیم دودھاری تلوار ہے اگر یہ صحیح ہاتھوں میں ہو تو ضرورت سے زیادہ خواہش کرنے والوں کو دبا سکتی ہے اور ملک کی ترقی میں کام آسکتی ہے اگر یہ غلط ہاتھوں میں ہو تو یہ استعمال کرنے والے کو اپنے اہداف حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے

اس میں کیا شک ہے کہ آٹھویں ترمیم رہنی چاہیئے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ اسے کسی قدر نرم کیا جا سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ کلی طور پر طاقت ایک شخص کے ہاتھ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ چاہے وہ صدر ہو یا وزیراعظم۔ دستور کی اس شق کو اس طرح بدلا جا سکتا ہے کہ صدر مملکت کے لئے کوئی ایسا اقدام کرنے سے پیشتر اسمبلی کے ۴۰ فی صد اراکین کا ووٹ حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔

اس طرح لوگ یہ نہیں محسوس کریں گے کہ وہ بے بس ہو کر رہ گئے ہیں کیونکہ ان کا اس میں عمل دخل ہوگا۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ خدانخواستہ اگر آئندہ کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو صدر مملکت کے اس اقدام میں لوگ بھی اپنے آپ کو شامل سمجھیں گے اور اسی طرح صدر کو بھی اس بات کا دلی اطمینان حاصل ہوگا کہ یہ اس کا اپنا ذاتی فیصلہ نہیں۔ جس نے ان حالات کو اتنا گھمبیر کر دیا۔ اسے اس بات کا خیال ہوگا کہ یہ کام کرتے ہوئے اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی خاصی تعداد میں شامل ہیں۔

میں امید کرتا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ پاکستان میں قانون بنانے والے لوگ اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے اور وہ اس متبادل خیال کو قابل عمل بنا سکیں گے یا اس کے علاوہ کسی اور بات کو جسے وہ اس سے زیادہ بہتر سمجھتے ہوں۔ جو تجزیہ آپ نے اپنے اخبار میں پیش کیا ہے اور جس طرح یہ بتایا ہے کہ حکومتیں کتنا عرصہ قائم رہیں اور کب کب انہیں معزول کیا گیا۔ نہ صرف خوف کی ایک لہر پیدا کرتا ہے بلکہ یہ نہایت افسوسناک ہے یہاں پر سیاسی بنیاد کے مستحکم نہ ہونے کی وجہ آپ کے تجزیے کو غور سے دیکھ لینے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

(یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا)

بقیہ: صہ ۲

میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ بعض لوگ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں اور وہ اس طرح کہ ان سے کہا جاتا ہے موجودہ حکومت اس میں دلچسپی نہیں لے گی۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی حکومت اقتصادی اصلاحات کو مضبوط سے مضبوط تر بنائے گی۔ اور اس سے پہلی حکومت نے اس سلسلے میں جو کچھ کیا ہے اس کی افادیت کو قائم رکھے گی اور نہ صرف نگران حکومت ایسا کرے گی بلکہ اس کے بعد جب انتخابات کے ذریعے نئی حکومت آئے گی تو وہ بھی ایسا ہی کرے گی۔ کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ لوگوں کو غلط راہ پر لگائے جہاں تک اقتصادی اصلاحات کا تعلق ہے۔ یہ تو قومی ترقی کے لئے ہوتی ہیں اس لئے کسی شخص کو ان کے خلاف کام کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دراصل یہ پالیسیاں ابتدائی طور پر ۱۹۸۵ء میں شروع کی گئی تھیں اور صحیح طور پر ۱۹۸۸ء کے دسمبر میں ان پالیسیوں کو زیر عمل لایا گیا تھا۔ اس وقت اس کے انتظامی ڈھانچے پر غور کر کے اسے پوری طرح عالمی برادری میں مشتہر کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قوم نے متحد ہو کر ترقی کا ایک راستہ چنا ہے اور اسی سے ہمارے ملک میں خوشحالی آ سکتی ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ سکیم ۱۹۸۵ء میں شروع کی گئی تھی۔ اسے بعد میں ہائی جیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہم مسلسل آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے اور اصلاحات کے ذریعے ملک کو بہتر مستقبل دیں گے۔ موجودہ اقتصادی پالیسی اب قائم رہے گی۔ اور ہم اپنے خواب شرمندہ تعبیر کر سکیں گے۔

فلسطین کے متعلق کتابیں

اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی حالیہ کانفرنس میں تعلیمی اداروں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ مؤثر طریق پر فلسطین کی تاریخ اور اس کا جغرافیہ پرائمری سیکنڈری اور اعلیٰ تعلیم کی سطح تک پڑھائیں۔ اس کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ نئی نسل کو فلسطین کے متعلق حالات سے آگاہ کیا جائے۔ عربوں اور مسلمانوں کے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے ان کے دل میں جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور اس سے پہلے مسلمانوں نے اس علاقے میں جو کچھ حاصل کیا ہوا ہے اس سے بھی استفادہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کا کام یہ تھا کہ وہ فلسطین کی تاریخ اور اس کے جغرافیہ کے لئے نصاب تیار کرے۔ اس کمیٹی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس نے کام پورا کر لیا ہے۔ اگرچہ اس سلیبس کے مطابق کتابوں کو طبع نہیں کروایا جا سکا۔ امید ہے کہ یہ کتابیں طبع ہو کر جلد ہی مختلف ممالک میں بھیج دی جائیں گی۔ چونکہ ان کتابوں کو خاصی زیادہ تعداد میں طبع کروانا پڑے گا۔ اس لئے اسلامی ڈویلپمنٹ بنک سے کہا گیا ہے کہ وہ رقم فراہم کرے تاکہ کتابیں چھپوا بھی لی جائیں اور انہیں مختلف ممالک میں ارسال بھی کر دیا جائے۔

بتایا گیا ہے کہ انگریزی، فرانسیسی اور عربی زبان کے علاوہ بعض دیگر زبانوں میں بھی یہ کتابیں شائع کی جائیں گی۔ ابھی ان کتابوں کے مختلف زبانوں میں ترجمے نہیں ہوئے۔

سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس

نگران وزیراعظم میر بلخ شیر مزاری نے ۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء کو کراچی کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ایک شاندار اور پروقار تقریب میں اسلامی وزراء خارجہ کی اکیسویں کانفرنس کا افتتاح کیا جو پانچ روز تک جاری رہی۔ کانفرنس میں ۵۲ مسلم ممالک کے وزراء خارجہ اور وفود نے شرکت کی۔ کانفرنس میں پہلی مرتبہ آذربائیجان۔ قازقستان کرغستان۔ تاجکستان۔ ترغستان اور ازبکستان نے شرکت کی۔ عراق کے وزیر خارجہ سعد السحاف نے اپنے وفد کے ہمراہ کانفرنس میں شرکت کی جب کہ گذشتہ سال استنبول میں ہونے والی کانفرنس میں شمولیت اختیار نہیں کی تھی۔ بوسنیا کے وزیر خارجہ حارث سلاجک۔ بین الاقوامی میڈیا اور کانفرنس کے شرکاء کی توجہ کا خصوصی مرکز بنے رہے۔

کانفرنس میں پاکستان کو آئندہ دو برس کے لئے اسلامی ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کا چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔ یہ انتخاب اتفاق رائے سے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں عمل میں آیا۔ ترکی گزشتہ دس کانفرنسوں کا چیئرمین تھا۔ اس انتخاب میں پاکستان کے وفاقی وزیر سردار فاروق احمد لغاری نے چیئرمین کی نشست سنبھالی۔ کانفرنس میں ترکی کے سبکدوش ہونے والے وزیر خارجہ نے اسلامی ممالک کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد کی اجازت سے فاروق احمد لغاری کا نام پیش کیا تھا جسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔

کانفرنس میں یوگنڈا۔ تیونس اور فلسطین کو اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس کا وائس چیئرمین اور ترکی کو رپورٹر منتخب کر لیا گیا۔ جس کے بعد ان ممالک کے مندوبین نے اپنی اپنی نشستیں سنبھال لیں۔

نگران وزیراعظم میر بلخ شیر مزاری نے تمام اسلامی ملکوں پر زور دیا کہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل حل کرنے کے لئے مربوط لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ اور اسلامی ملکوں کے درمیان وسیع تر تعاون اور مفاہمت بڑھائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کے لئے پاکستان کا انتخاب کر کے اسلامی ملکوں نے دراصل ہمارے ملک کو اعزاز بخشا ہے۔

مالی کے وزیر خارجہ نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم میں پاکستان کے کردار کو سراہا۔ مصر کے وزیر خارجہ نے عرب ملکوں کی طرف سے اظہار خیال کرتے ہوئے امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی ممالک کو متحد ہو جانا چاہئے بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ شفیق الرحمن نے کہا کہ پاکستان نے کانفرنس کے مقاصد کے حصول کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور رکن ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لئے مخلصانہ اور مسلسل کوششیں کی ہیں۔

کانفرنس کے چیئرمین سردار فاروق احمد لغاری نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس غیر معمولی طور پر کامیاب رہی ہے اور کانفرنس کے بنیادی نظریئے یعنی اسلامی اتحاد تعاون برائے امن انصاف اور ترقی کی جانب اہم پیش رفت ہوئی ہے۔

اسلامی ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کی تنظیم دنیا کے ۵۰ سے زائد اسلامی ممالک اور ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک مسلمان ممالک کے درمیان اخوت و یکجہتی اور اتحاد و یگانگت کے رشتوں کو مضبوط بنانے۔ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے اور جارحیت کا نشانہ بننے والے مسلمان ممالک اور مسلمان اقلیتوں کے حق میں صدائے احتجاج بلند کرنے کے ساتھ ساتھ ممکن حد تک ان کی مدد کرنے میں اس تنظیم کا کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حالیہ کانفرنس میں جو قرار دادیں منظور کی گئی ہیں ان میں مسلمان ممالک کے مفادات کے تحفظ امریکہ اور بعض دوسری مغربی طاقتوں کی طرف سے جارحانہ عزائم کے خاتمے مسلمان ممالک کو دہشت گردی کے الزام میں امتیازی سلوک کا نشانہ بنانے۔ بعض ممالک میں مسلمان اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کی مذمت اور انہیں روکنے پر زور دیا گیا ہے۔ نیز کانفرنس نے یہ مطالبہ کیا کہ بوسنیا کے مسلمانوں پر سربیائی فوجوں کے وحشیانہ مظالم بند کئے جائیں اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی مسلسل خلاف ورزی پر سربیا کو اقوام متحدہ سے نکال دیا جائے اور اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ایسا ٹریبونل قائم کیا جائے جو سربیوں کے جنگی جرائم پر مقدمات قائم کرے۔ نیز یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ آذربائیجان کے جن علاقوں پر آرمینیائی فوجوں نے قبضہ کر رکھا ہے وہ واگذار کئے جائیں۔ اور آرمینیائی فوجیں واپس بلائی جائیں۔ لیبیا کے خلاف امریکہ کی مسلسل جارحانہ پالیسی دھمکیوں اور سازشوں کی مذمت کی گئی۔ ایک اور قرار داد کے ذریعہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کی مذمت بھی کی گئی۔ کانفرنس نے رکن ممالک سے یہ اپیل کی کہ بھارت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کریں۔

وزراء خارجہ کے حالیہ اجلاس نے جن قرار دادوں کی منظوری دی ہے ان پر نظر ڈالی جائے تو کم از کم یہ اطمینان ضرور ہوتا ہے کہ اس اجلاس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو درپیش مسائل مشکلات اور خطرات کا احساس کرتے ہوئے ان کے حق میں آواز اٹھائی ہے۔ اور اقوام متحدہ اور دنیا کی واحد سپر طاقت امریکہ کو یہ احساس دلانے کی سعی کی ہے کہ وہ حق و انصاف انسانی حقوق اور آزاد ممالک کی خود مختاری و سلامتی کے تقاضوں کو نظر انداز نہ کریں۔ اور مسلم ممالک سے امتیازی سلوک کا رویہ ترک کر دیں۔ بوسنیا۔ مقبوضہ کشمیر۔ آذربائیجان پر ہونے والے مظالم اور ان پر اقوام متحدہ اور امریکہ کی خاموشی لیبیا کے خلاف امریکہ کی مسلسل جارحانہ پالیسی پر اپنی قرار دادوں کے ذریعہ اقوام متحدہ اور امریکہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ان کا یہ رویہ انسانی بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ کانفرنس میں بالخصوص امریکہ کی طرف سے پاکستان ایران۔ سوڈان۔ شام اور عراق کے علاوہ دوسرے مسلمان ملکوں کو دہشت گرد قرار دینے کی دھمکیوں اور کارروائی کے جواب میں ایک بین الاقوامی کانفرنس طلب کرنے کا مطالبہ کیا جو قومی آزادی کے لئے کی جانے والی جدوجہد اور دہشت گردی کے درمیان جو فرق ہے اسے واضح کرے۔

اس سال پاکستان وزراء خارجہ کانفرنس کا میزبان تھا۔ ۱۹۷۲ء میں جدہ میں اسلامی وزراء خارجہ کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کے میزبان سعودی عرب کے شاہ فیصل تھے۔ اس کے بعد جب مشرقی پاکستان کا المیہ پیش آیا تو لاہور میں دنیا بھر کے مسلمان ممالک کے سربراہوں نے اس کانفرنس میں بھر پور حصہ لیا اس کے بعد اسلامی وزراء خارجہ کی متعدد کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

حالیہ کانفرنس کے بارہ میں کانفرنس کے چیئرمین فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ کانفرنس کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کانفرنس کے شرکاء نے جو قرار دادیں منظور کی ہیں ان کی روشنی میں رکن ممالک اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔ اور عالم اسلام کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے باہمی یگانگت اتحاد اتفاق سے کام لیں۔

بقیہ صفحہ ۳

خاکسار نے کہا کہ جہاں بھی ممکن ہو وہاں ہی الاٹ کر دیں۔ چنانچہ پھر شہر ساہیوال سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے والد صاحب حضرت میاں عظیم اللہ صاحب کی خواہش کے مطابق سارے خاندان کو اکٹھی ایک جگہ زرعی اراضی میں الاٹ ہو گئی اور ایک نمبرداری بھی مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کو اس سب اراضی کا کئی سال تک بہترین انتظام کرنے اور کاشت کروانے کی توفیق دی اور تمام حصہ داروں کو ان کے ملکیتی یونٹس کے مطابق آمد تقسیم کر کے روپے بذریعہ ڈرافٹ بھجوانے کی توفیق دی کافی عرصہ اراضی کے الاٹ ہونے کے بعد تک کسی حصہ داروں نے موقع پر آ کر اراضی دیکھی تک نہیں۔ ان کو مکمل اعتماد تھا کہ ان کے جائیداد کے انتظامات بہترین ہاتھوں میں ہیں۔ میرے ایک پھوپھی زاد بھائی اراضی الاٹ ہونے کے تقریباً دس سال بعد جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سے ہوتے ہوئے ساہیوال آئے تو خاکسار ان کو زور دیکر اپنے ہمراہ ان کی اراضی دکھانے لے گیا اور پھر انہوں نے اسں کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دعا ہے کہ حضرت میاں عظیم اللہ صاحب اور باقی تمام بزرگان اور عزیزان جو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام دیوے اور ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے اور مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق دیوے۔ بعض روایات جو خاکسار نے اپنے والد میاں عظیم اللہ صاحب سے سنیں اور جن میں حضرت بانی سلسلہ کا اور آپکے بعض رفیقوں کا ذکر آتا ہے۔ خاکسار خدا تعالیٰ کو حاضر جان کر بیان کرتا ہے کہ تقریباً اسی طرح ہی ان سے سنی تھیں۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرماوے۔

حضرت میاں عظیم اللہ صاحب کی وفات دل کے دورہ کی وجہ سے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو دوپہر کے وقت ہوئی موصی ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

یاد دہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید ۲۳ر اپریل ۹۳ء

مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے" اسکی تعمیل میں امراء اضلاع اور صدر جماعتہائے احمدیہ کو ۲۳ر اپریل ۱۹۹۳ء کو "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اسکی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلد "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے ۲۳ر اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ پر "یوم تحریک جدید" مناکر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ عزیزہ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود احمد سعید صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم سید رسول صاحب سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۶ر اپریل ۹۳ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک ربوہ میں فرمایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر صاحب آف صدر لاہور کا نکاح محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر لاہور نے ہمراہ مکرم محمد افضل صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب آف منڈیالہ وڑائچ گوجرانوالہ سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۵ر اپریل کو صدر لاہور میں پڑھا اور معاً بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

اگلے روز محترم محمد یوسف صاحب نے منڈیالہ وڑائچ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا احباب انکے لئے دعا کریں۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرمہ ورثمین صاحبہ ایم ایس سی بنت چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم شکیل مسعود احمد خان صاحب پسر مکرم عبدالرحمان خان صاحب آف شیخوپورہ ۱۶ر اپریل ۹۳ء کو منعقد ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان ۲۳ر جنوری ۹۳ء کو ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا تھا۔ بوقت رخصتانہ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

○ محترمہ محمودہ پروین صاحبہ بنت مولوی محمد دین صاحب ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم کلیم اللہ جاوید صاحب ابن مکرم عبدالغفار خان صاحب بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں آٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ ۹ر اپریل ۹۳ء پڑھایا۔ اس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور بارات ڈیرہ غازی خاں روانہ ہوئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

○ مکرم سلطان احمد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۸ر فروری کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام "باسمہ کنول" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ظفر نمائندہ الفضل سندھ کی پوتی اور مکرم ملک غلام نبی صاحب اعوان (بڑھتا نوالہ ضلع سیالکوٹ) کی نواسی ہے۔

○ مکرم چوہدری صفدر نذیر گولیکی مربی انچارج بینن وٹوگو مغربی افریقہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عزیزم رشید احمد صاحب آف جرمنی کو مورخہ ۲۲ر مارچ ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم رانا محمد بخش صاحب سابق ہیڈ ماسٹر T.I.H.S کا نواسہ اور مکرم لطیف احمد صاحب سندھی آف نصیرہ آباد ربوہ کا پوتا ہے۔ بچے کا نام "تحسین احمد" تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم اظہر احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اوسلو (ناروے) میں ۲۸ر مارچ ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "عنزا احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمنان صاحب شکور پارک ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب ایکسین محکمہ انہار کا نواسہ ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد صاحب ظفر کارکن عملہ حفاظت کی بیٹی عزیزہ انیلہ طاہر بعمر ۲½ سال گرم پانی کے دیگچہ میں گرنے سے شدید جھلس گئی ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور انتہائی تکلیف میں ہے۔

○ مکرم رفیق احمد ظفر صاحب رحیم یار خان کے والد محترم شیخ لطف المنان صاحب کو دل کی تکلیف انجائنا بڑھ گئی ہے اور طبیعت کافی خراب ہے۔

○ مکرم منصور احمد منصوری ڈھیری حسن آباد راولپنڈی کہتے ہیں:

مکرم راجہ دوست محمد صاحب جماعت احمدیہ چونترہ (ضلع راولپنڈی) ایک عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں اور بیمار رہتے ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مسعود احمد صاحب دھاریوال سابق صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد بشیر صاحب آف دارالنصر غربی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں مورخہ ۳۰ر اپریل ۹۳ء کو وفات پاگئی ہیں۔ یکم مئی کو بیت المبارک میں بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق نے دعا کروائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

زیارت مرکز وفد واقفین نو سرگودھا شہر

۱۔ واقفین نو کا ۲۳ افراد پر مشتمل ایک وفد مکرم میاں محمد رفیع صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع سرگودھا اور محترمہ آمنہ صلاح الدین صاحبہ سیکرٹری وقف نو سرگودھا شہر کی قیادت میں مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۹۳ء کو تقریباً ۱۲ بجے دوپہر زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔

۲۔ وفد کا استقبال مکرم سید قمر سلیمان صاحب نائب وکیل وقف نو مکرم مظفر احمد بشارت صاحب (رضاکار) اور مکرم سید محمود احمد صاحب (رضاکار) نے دارالضیافت میں کیا۔

۳۔ آمد کے تھوڑی دیر بعد وفد کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جسے وفد نے بہت پسند کیا۔

۴۔ کھانے سے فراغت کے بعد وفد کا تعارف نائب وکیل وقف نو مکرم سید قمر سلیمان صاحب سے کروایا گیا۔ جس میں انہوں نے واقفین نو بچوں اور ان کی ماؤں کو نہایت احسن رنگ میں تمام ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

۵۔ بعد میں وفد نمائش دیکھنے کے لئے روانہ ہو گیا۔

۶۔ نمائش سے واپسی پر وفد کو دارالضیافت میں چائے پیش کی گئی۔

۷۔ اختتام پر وفد بہشتی مقبرہ بغرض دعا اور زیارت روانہ ہو گیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد وفد بہت سی پیاری پیاری یادیں دل میں لئے سرگودھا روانہ ہو گیا۔

نوٹ:- یاد رہے سرگودھا ضلع سے یہ پہلا وفد ہے جو زیارت مرکز کیلئے آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۸ مئی۔ آج صبح سے ہوا چل رہی ہے۔ بادل چھائے ہوئے ہیں گرمی میں کمی آگئی ہے۔

○ نگران حکومت کی تشکیل کردہ احتساب کمیٹی کے چیئرمین مسٹر زاہد سرفراز نے سابق وزیر اعظم کے خلاف پہلے کیس کا دستاویزی ثبوت ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا انہوں نے الزام لگایا کہ نواز شریف نے سکریپ پر ڈیوٹی کم کر کے قومی خزانے کو ایک ارب روپے کا نقصان پہنچایا۔ سابق وزیر اعظم نے اتفاق فونڈری کو فائدہ پہنچانے کے لئے پاکستان سٹیل ملز کو ۶۶ کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ اس پالیسی سے جہاز توڑنے کی صنعت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ مسٹر زاہد سرفراز نے کہا کہ میں یہ کیس عوام کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ باضابطہ کارروائی کے لئے یہ کیس وزارت قانون کو بھیجا جائے گا۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے فیصل آباد میں ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر اسحاق سر جھکا کر گھر چلے جائیں ورنہ عوام ان کو زبردستی بھیج دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اقتدار کا شوق نہیں ملک کی فکر ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر سے بھٹو جیسا سلوک ہونا چاہیئے انہوں نے صدر کو مشورہ دیا کہ وہ معافی مانگ کر گھر چلے جائیں انہوں نے کہا کہ میری تحریک ۱۲ کروڑ عوام کی تحریک ہے۔

○ بنک آف پنجاب نے صوبائی مسلم لیگ کے ۳ کروڑ روپے واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بنک انتظامیہ کا کہنا ہے کہ پارٹی میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ وائیں کی جگہ وٹو وزیر اعلیٰ بن گئے ہیں۔ مسٹر وائیں نے کہا ہے کہ اگر بینک نے رقم نہ دی تو وہ عدالت میں جائیں گے۔

○ وزیر اعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں کی سنگین خلاف ورزیوں، بے ضابطگیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔

بقیہ: صدا سے آگے

احمدیہ الثانی پر قاتلانہ حملے کے بعد قائم کی گئی تھی۔

محترم کرنل داؤد احمد صاحب ۲۰ اگست ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۷ء کے لگ بھگ انڈین آرمی میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ کمیشن لیا اور ۱۹۵۱ء میں کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ مرکز سلسلہ میں جماعتی خدمات انجام دینے کے بعد آپ لاہور اور کراچی میں مختلف کمپنیوں میں پرائیویٹ سروس کرتے رہے۔ آپ بہت اصول پرست شخص تھے۔

آپ کی شادی ۷ مئی ۱۹۴۲ء کو حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ۵ بیٹیوں سے نوازا۔ مشہور معالج امراض قلب محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب، مکرم سید شاہد حامد صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم راجہ عبد المالک صاحب اور مکرم منظور احمد صاحب آپ کے داماد ہیں۔ محترم کرنل صاحب، محترم صاحبزادہ منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے وصیت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند کرے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک - قیمت - /12 RS لٹریچر مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89